Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 2 (Oct-Dec 2023)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

# Safeguarding Barren Lands and Precious Mountains in Pakistan: An Exploration through the Lens of Sirat Tayyaba (Peace Be Upon Him) A Comprehensive Exploratory and Analytical Study

# پاکستانی بنجر زمینوں اور قیمتی پہاڑوں کا تحفظ اور انتفاع سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ایک تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

**Saleem Ullah Masroor**
Ph.D. Scholar in MY University Islamabad
Email: saleemullah.masroor@gmail.com

**Dr. Najmuddin Kokab Hashmi**
Assistant Professor in MY University Islamabad

**Dr. Hafiz Mohsin Zia Qazi**
Assistant Professor in MY University Islamabad

## Abstract

This article delves into the profound wisdom inherent in the teachings of Sirat Tayyaba (Peace Be Upon Him), extending beyond spiritual guidance to encompass the stewardship of the natural world. It specifically explores the imperative of safeguarding barren lands and precious mountains, drawing inspiration from the revered Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him). By elucidating the spiritual significance attributed to these landscapes and highlighting their ecological benefits, the article examines Hadiths and Prophetic traditions. It emphasizes the moral obligation of humanity to preserve and value these often-neglected yet ecologically vital terrains. Additionally, the article advocates for a harmonious coexistence with nature, stressing the importance of sustainable


CC BY

practices aligned with the timeless teachings of Sirat Tayyaba (Peace Be Upon Him). This research establishes a holistic connection between faith, environmental ethics, and the conservation of Earth's natural heritage, providing a comprehensive perspective on the interplay between spirituality and ecological stewardship.

**Keywords:** Safeguarding, Barren Lands, Precious Mountains, Pakistan, Sirat Tayyaba (Peace Be Upon Him), Exploration, Comprehensive Study

## تمہید

پاکستان کی سرزمین اور پہاڑی سلسلوں کو اللہ تعالیٰ نے قدرتی وسائل سے مالامال فرمایاہے، انسانی زندگی کے جملہ بنیادی ضروریات کو کو اللہ تعالیٰ نے کائنات میں پھیلی ہوئی زمینوں یا قیمتی پہاڑوں میں پیدا فرمایاہے یعنی یہ زمینیں اور پہاڑیں قدرتی وسائل اور طبع بر آمدات کے بڑے ذرائع میں سے بنائے ہیں اور ان ذرائع اور قدرتی وسائل کو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کیلئے مسخر فرمایاہے اور ان قدرتی وسائل کے تحفظ اور انتفاع کے بارے عقلی، مادی اور شرعی تعلیمات اور ترکیبات کی رہنمائی فرمائی ہے، لیکن بد قسمتی سے انسان نے ان قدرتی وسائل کے تحفظ اور اُن کے انتفاع کے بجائے مصنوعی اور وقتی وسائل پر اپنی ساری توانائی خرچ کر کے اپنے آپ کو رب العالمین کے لازوال نعمتوں سے محروم کر دیا۔ اس مقالہ میں قدرتی وسائل کے تحفظ کے ساتھ ساتھ اس سے استفادہ اور انتفاع کو ممکن بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

## خصوصیات:

» قدرتی وسائل کے معنی، مفہوم اور اہمیت وغیرہ کے بارے میں آگاہی اور شرعی تعلیمات۔

» بنجر زمینوں کا معنی و مفہوم وغیرہ۔

» احیاء الموات یعنی بنجر زمینوں اور قیمتی پہاڑوں کی آباد کاری کے بارے میں شرعی تعلیمات۔

» بنجر زمینوں اور قیمتی پہاڑوں کی تطبیقی اور تفریقی مطالعہ اور اُن کے اقسام وغیرہ۔

» قرآنی تعلیمات اور سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں بنجر زمینوں اور قیمتی پہاڑوں کے تحفظ اور انتفاع کے بارے میں احکامات اور ہدایات۔

## قدرتی وسائل کا معنی و مفہوم:

قدرتی وسائل دو لفظوں کا ایک مجموعہ اور مرکب توصیفی ہے۔ جس کے معنی رسائی کے حقیقی اور طبعی ذرائع کے ہیں،


CC BY

فیروز اللغات میں لفظ قدرتی کا معنی یوں بیان کیا ہے، طبعی، فطری، اصلی، حقیقی یا پیدائشی اور بنیادی (۱)، جبکہ لفظ وسائل کا معنی یوں کیا ہے، وسیلے، ذریعے، واسطے، راستے اور طریقے (۲)۔

علمی اردو لغت میں لفظ قدرتی کے معنی قدرت سے منسوب، فطری، خلقی، پیدائشی، اصلی یا ذاتی (۳) کے ہیں جبکہ وسائل کے معنی " وسیلہ کی جمع، ذریعہ، واسطہ یا سبب (۴) کے ہیں.

امام غزالی نے قدرتی وسائل کا معنی و مفہوم یوں بیان کیا ہے،

الاموال إنما تحصل من المعادن والنبات والحيوان (۵)

" انسانی معاشی ضروریات کا تعلق روئے زمین پر قدرتی وسائل معدنیات نباتات اور حیوانات سے ممکن اور متصل ہے"

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے اس وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کا پورا معاشی نظام تمام قدرتی وسائل میں سے صرف تین بنیادی قدرتی وسائل پر منحصر ہے یعنی معدنیات، نباتات اور حیوانات۔

احمد مختار نے قدرتی وسائل کی تعریف یوں بیان کی ہے۔

المعجم مبوب بحسب ما في الكون من آثار في الأرض ، وآيات في السماء و بكل ما تحمل الدنيا ويدب فيها من إنسان أو حيوان أو طير أونبات وما تحفل بطنها من معدن، أدينتاً فوقها من صخر (۶)

" تمام کائنات وخلقیت میں زمین اہم قدرتی وسائل میں سے ایک ہے، کیونکہ زمین پر انسان، جانور، پرندے، حیوانات اور تمام اشیاء کے وجود رہتے ہیں، زمین اپنے اندر بے شمار معدنیات سموئے ہوئے ہیں۔ اسکے علاوہ کئی قدرتی وسائل سطح زمین پر بکھری ہوئی موجود ہیں"

درجہ بالا تعریف کی بنیاد پر یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ آسمان قدرتی وسائل کے نشانیوں کا منظر پیش کرتا ہے اور زمین پر اُن قدرتی وسائل کا مظہر یعنی

وجود پیش کیا گیا ہے۔ یقیناً زمین پر جملہ قدرتی وسائل و تمام ذی روح اور جانداروں کیلئے بقائے حیات کا سامان رکھا گیا ہے۔ ان سب کا منبع زمین ہی

ہے۔ اسی طرح پہاڑی سلسلے بھی بقائے حیات کیلئے زمین کی طرح قدرتی وسائل وذرائع کے منابع اور مراکز ہیں۔

جملہ قدرتی وسائل کے بارے میں ارشادی باری تعالیٰ ہے کہ

اولم ينظروا في ملكوت السموات والارض و ما خلق الله من شي ---- الخ (۷)

" کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی ہر شے پر اور بالخصوص زمین و آسمان کی خلقیت، ملکیت اور انتظام پر کبھی دل کے آنکھوں سے دیکھ کر غور نہیں کیا"

انوار التنزیل واسرار التاویل میں امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حوالہ سے لکھا ہے


OPEN ACCESS
CC BY

اولم ينظر وا نظر استدلال : في ملكوت السموات والارض وما خلق الله من شي مما يقع عليه اسم الشيء من الاجناس التى لا يمكن حصرها ليدلهم على كمال قدرة صانعها، ووحدة مبدعها وعظم شأن مالكها ، ومتولي أمرهاليظهر لهم صحة ما يدعوهم اليه (٨)۔

آیات قرآنیہ میں کثرت سے باری تعالیٰ نے قدرتی وسائل و ذرائع کا تذکرہ کیا ہے، اور ان قدرتی وسائل و ذرائع کے بارے کثیر تعداد میں قرآنی آیات میں غور و فکر کی ترغیب دے دی گئی ہے، سائنسی ماہرین بھی قرآنی حقائق کے معترف ہیں، یقیناً اسلامی اور سائنسی علوم میں کافی ہم آہنگی موجود ہے۔

کائنات کے اندر موجود رنگینیوں اور پھیلے ہوئے چیزوں میں غور و تدبر اور انکے حصول کے بارے ارشاد باری تعالیٰ یوں ہے

إن في اختلاف اليل والنهار وما خلق الله فى السموت والارض لآيات لقوم يتقون(٩)

"بیشک دن ورات کے آپسمیں بدلنے اور زمین و آسمان میں پیدا ہونے والے ہر چیز میں اُن لوگوں کیلئے کھلے اور واضح نشانیاں ہیں جو تقوی یعنی رب العلمین سے ڈرنے والے ہیں"

مفاتیح الغیب میں امام رازی رحمتہ اللہ علیہ نے آیت مذکورہ کے بارے یوں تحریر کیا ہے۔

الاحوال الحادثة فى العناصر الأربعه ويدخل فيها احوال الرعد والبرق والسحاب والامطار والثلوج ويدخل فيها ايضاً احوال البحار، و احوال المد و الجزر، واحوال الصواعق والزلازل والخسف وثانيها : احوال المعادن وهي عجيبة كثيرةوثالثها : اختلاف احوال النبات ورابعها: اختلاف احوال الحيوانات (١٠)

مذکورہ آیت قرآنیہ اور امام رازی کے توضیح و تشریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ارض و سماء اور اُن میں موجود تمام احوال اور چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے بے مقصد پیدا نہیں فرمایا، بلکہ ان تمام قدرتی وسائل و ذرائع کو انسان کی ہدایت و خدمت کا ساماں بھی بنایا اور انسانی ضرورت کے پیش و نظر ان قدرتی وسائل کے علوم و تحقیق کو باعث اجر بناتے ہوئے، اِن میں غور و فکر کیساتھ ساتھ عملی طور پر ان کی حقانیت جاننے کیلئے اور ان سے استفادہ

ہونے کیلئے شرعی احکامات اور ہدایات بھی دیئے۔

امام رازی رحمتہ اللہ علیہ نے اس آیت کی ذیل میں لکھا ہے کہ یہ آیت جملہ سائنسی علوم، فلکیات، آبیات، بحریات، معدنیات، نباتیات اور حیوانیات کے مطالعہ اور ان میں غور و فکر جیسے تمام موضوعات کو بیان کرتی ہیں۔

انڈیا کے ایک جغرافیہ دان لکھتے ہیں۔

Refers to a substance intended for processing, fabrication or manufacture it may be natural (animal, vegetable, mineral) or a product of some other activity (e.g., coal tar, wood pulp) (11).



OPEN ACCESS
CC BY

"تمام خام اموال، ضرورت کے اشیاء کی وجود کیلئے مطلوبہ قدرتی اور بنیادی مادہ ہوتا ہے، یہ قدرتی اور بنیادی مادہ (جانوروں، سبزیوں، معدنیات، نباتات) یا پھر (کوئلے، لکڑی کا گودا) وغیرہ جیسے سرگرمیوں کی پیداوار ہو سکتا ہے، قدرتی وسائل کی اصطلاح رب کائنات کی تمام خلقیت یعنی پیدا کی ہوئی اشیاء اور حیات انسانیت کی بقاء و پرورش کیلئے استعمال ہوتی ہے۔

اسی طرح ایک مسلم فلسفی ڈاکٹر لکھتے ہیں.

"The term natural resources includes not only timber, gas, oil, coal minerals, lakes and submerged lands, but also features which supply a human need and contribute to the health, welfare and benefit of a community are essential wellbeing thereof, property devoted to and recreational purposes". (12)

اگر ہم قدرتی وسائل وذرائع کی اصطلاح کے بارے میں جاننا چاہے، تو ان میں نہ صرف جنگلات، گیس، تیل، کوئلہ، جملہ معدنیات، جھیلیں اور زرخیزی یا پیداوری زمین شامل ہے بلکہ انسانی ضروریات سے متعلق تمام اشیاء اور احوال بھی داخل ہیں (خواہ وہ اشیاء خوردونوشی سے متعلقہ نہ ہو)، ان میں ایسے اشیاء بھی داخل ہیں، جنکا تعلق اجتماعی فلاح و بہود سے ہو یا انسانی طبیعت میں فرحت پیدا کرنے والے مواقع جیسے پارکس وغیرہ جو مقاصد کی حصول اور فلاح میں معاون ثابت ہوں یہ سب قدرتی وسائل میں شمار ہونگے۔

درجہ بالا تفصیل کے بعد ضروری ہے، کہ قدرتی وسائل وذرائع میں اپنے موضوع سے متعلق تفصیل تحریر کی جائے، کیونکہ اس مختصر مقالہ میں تمام قدرتی وسائل وذرائع کا یکجا اجتماعی مطالعہ ناممکن ہے۔

اگر ہم قدرتی وسائل وذرائع کی اصطلاح کے بارے میں جاننا چاہے، تو ان میں نہ صرف جنگلات، گیس، تیل، کوئلہ، جملہ معدنیات، جھیلیں اور زرخیزی یا پیداوری زمین شامل ہے بلکہ انسانی ضروریات سے متعلق تمام اشیاء اور احوال بھی داخل ہیں (خواہ وہ اشیاء خوردونوشی سے متعلقہ نہ ہو)، ان میں ایسے اشیاء بھی داخل ہیں، جنکا تعلق اجتماعی فلاح و بہود سے ہو یا انسانی طبیعت میں فرحت پیدا کرنے والے مواقع جیسے پارکس وغیرہ جو مقاصد کی حصول اور فلاح میں معاون ثابت ہوں یہ سب قدرتی وسائل میں شمار ہونگے۔

درجہ بالا تفصیل کے بعد ضروری ہے، کہ قدرتی وسائل وذرائع میں اپنے موضوع سے متعلق تفصیل تحریر کی جائے، کیونکہ اس مختصر مقالہ میں تمام قدرتی وسائل وذرائع کا یکجا اجتماعی مطالعہ ناممکن ہے۔

انگریزی میں اس کے لئے مستعمل ہونے والا لفظ Barren Land ہے جبکہ عربی میں اس کے لئے "الموات" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

چنانچہ احادیث اور فقہ کی کتابوں میں اس موضوع کو زیر بحث لانے کیلئے جو ابواب بندی یا عنوان بندی کی گئی ہے وہ "احیاء الموات" کے نام سے موسوم کی گئی ہے۔

احیاء الموات کی ذیلی بحثوں کو بیان کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ خود "احیاء الموات" لفظ کی توضیح کی جائے، او احیاء الموت میں لفظ احیا "باب افعال" سے مصدر ہے۔ جس کا مادہ "حیاۃ" ہے۔ جو بمعنیٰ جان ڈالنے اور جان دینے، زندہ کرنے اور حیات (۱۳) کے ہیں


CC BY

،اور لفظ الموات "باب فعال" سے مصدر ہے۔ جس کا مادہ مات یا موت ہے جو بمعنی مردہ ہونے، بے جان ہونے اور موت (۱۴) کے ہیں۔

لیکن اصطلاحاً اس کا معانی بقدر مختلف ہے، جس کی تفصیل ذیل میں تحریر کی جائے گی البتہ مختصر الفاظ میں "احیاء الموات" سے مراد مردہ اور بے جان زمین کو زندہ کرنا اور جاندار بنانے کے ہیں یعنی ناقابل کاشت زمین کو قابل کاشت بنانا۔

الموات کے بارے مولانا عبد الخالق باجوڑی نے شرح بخاری میں یوں لکھا ہے

وهيا الارض التي لم تعمر (۱۵)

"یہ وہ زمین ہے، جو آباد نہ کی گئی ہو"

یعنی ہر وہ زمین "بنجر زمین" کہلاتی ہے، جو کسی قسم کے کاشت، تعمیر اور مفید بخش استعمال میں نہ ہو، خواہ وہ کسی کی ملکیت میں ہو یا ابھی تک کسی کی ملکیت میں نہ آئی ہو یا سابقہ مالک کی ملکیت سے آزاد ہوئی ہو اور اب دوبارہ از سر نو آبادی یا کاشتکاری کا احتیاج رکھتی ہو، لیکن اصطلاحاً ایسا نہیں بلکہ اصطلاحات ہر وہ زمین بنجر زمین کہلاتی ہے، جسکا حال میں کسی کی ملکیت میں نہ ہونا ضروری ہے اور اُس وقت تک یہ زمین بنجر کہلائی جائیگی جبتک اسکی آبادی کا انتظام نہ کیا جائے،

شریعت اور فقیہ اسلامی میں اسکیلئے مستعمل ہونے والی اصطلاح احیاء الموات کے بارے فقہاء نے مختلف آرائیں اور قیود پیش کئے ہیں عنیتہ القاری میں مولانا عبد الخالق باجوڑی نے ان الفاظ کیساتھ احیاء الموات کی تعریف بیان کی ہے۔

أن يعمد الشخص لأرض لا يعلم تقدم ملك عليها لأحد فيحيها بالسقي أو الزرعِ أو الغَرس أو البناء، فيصير بذلك ملكة (۱۶)

"کسی ایسی زمین پر جسکی ملکیت علم میں نہ ہو، کوئی آدمی اسکو آباد کرنے کا عزم کرے (تو یہ احیاء الموات کہلاتا ہے)، ایسی زمین سیراب کرنے، فصل اگانے، درخت لگانے یا تعمیر کرنے سے یعنی آباد کرنے سے، آباد کرنے والا اس زمین کا مالک بن جاتا ہے"

**سیرت طیبہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں احیاء الموت اور ملکیت کے بارے تعلیمات:**

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کی غیر ملکیت زمین کو آباد کریں تو وہی اسکا زیادہ حق رکھتا ہے"

عن سعید بن زید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من أحیا أرضاً میتۃً فھی لہ ولیس لعرق ظالم حق (۱۸)

"حضرت سعید بن زیدؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے غیر آباد زمین آباد کیا تو وہ اسکا مالک بن گیا۔ اور اس زمین کو کاشت کرنے میں کسی ظالم کا کوئی حق نہیں ہے"

عن فضاله بن عبيدؓ قال قال رسول الله ﷺ الارض ارض الله ، والعباد عباد الله ، من احيا مواتا فهی له (۱۹)

"ساری زمین کا مالک (اُسکا خالق) اللہ تعالیٰ ہی ہے اور ساری انسانیت یعنی بندے اللہ تعالیٰ ہی کے بندے ہیں، پس جس نے کسی غیر آباد زمین کو آباد کر کے زندہ کیا، تو وہی اُسکا مالک بن گیا"


OPEN ACCESS
CC BY

عن عمرو بن عوفؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من أحيا مواتا من الارض في غير حق مسلم فهو له، وليس لعرق ظالم حق، والمسلمون على شروطهم (۲۰)

"جس نے کسی ایسی غیر آباد زمین کو آباد کیا، جو پہلے سے کسی مسلمان کا حق نہ ہو تو وہ زمین اس آباد کرنے والے کی ملکیت بن گئی اور کسی ظالم کو اس زمین میں کاشت کی اجازت نہیں اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے معاہدات، شروط اور حدود و قیود کے پابند رہیں"

درجہ بالا احادیث سے دو امور کے بارے میں معلوم ہوتا ہے۔

اول۔ غیر آباد زمینوں کو آباد کرنے اور اُن ویران کھنڈرات سے استفادہ کی ترغیب ملتی ہے،

دوم۔ ایسے ویراں اور غیر آباد زمینوں کو آباد کرنے اور قابل استعمال بنانے میں محنت کرنے اور مال خرچ کرنے والوں کو ان زمینوں کا مستقل مالک بنانے کی ترغیب ملتی ہے۔

کیونکہ پاکستان میں ایسے زمینوں اور پہاڑی سلسلوں کی ناپائید گی ہے جو کسی کی ملکیت نہ قرار دی گئی ہو، بالآخر ہر غیر آباد زمین یا پہاڑی سلسلہ ۲ بنیادوں پر منقسم دکھائی دیتی ہے،

اول۔ حکومتی یا نجی اداروں کے قبضہ میں آنے والے رقبے اور پہاڑ ہیں۔

دوم۔ کسی ظالم، وڈھیرے یا زور آور شخص نے اسکو اپنی ملکیت اور جاگیر بنائی رکھی ہے۔

باوجود غیر آباد ہونے کے کسی تیسرے فریق کی اُن زمینوں اور پہاڑوں تک رسائی ممکن نہیں لہذا شرعی اصطلاح میں غیر آباد اور ویران زمین اور پہاڑ کی ملکیت کا تصور اور انکی آبادی یا استفادہ کی حصول کا تصور بیان کرنا یہاں غیر ضروری اور بے جا ہوگا۔

چنانچہ اس سے پہلے کہ ہم ان قدرتی وسائل کے تحفظ اور اُن کی انتفاع کے بارے میں بیان کریں، پہلے بنجر زمینوں اور قیمتی پہاڑوں کے اقسام وغیرہ کی تفصیل بیان کرنا مناسب ہوگا۔

زمین، قدرتی وسائل و ذرائع میں سے ایک اہم اور بنیادی وسیلہ اور ذریعہ ہے، زمین کو عربی میں "ارض" اور انگریزی میں "Earth" کہتے ہیں اگر غور کیا جائے تو قرآنی الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ تخلیق کائنات کی ابتداء ارض وسماء سے ہوئی ہے۔ چونکہ آسمان قدرتی وسائل و ذرائع کا حصہ نہیں کہلایا گیا ہے، اس لئے زمین ہی کو سب سے پہلا قدرتی وسیلہ قرار دیا جاسکتا ہے، باقی تمام دوسرے قدرتی وسائل و ذرائع وجود ارض کے بعد موجود ہوئے ہیں،

اسی طرح وجود ارض یعنی زمین کے پیدائش کے بعد اللہ تبارک و تعالٰی کے حکم سے پہاڑیں ادھر اُدھر نصب اور گاڑ دیئے گئے، اسی طرح تدریج بتدریج حکم الٰہی سے ایک ایک چیز کو وجود ملتی رہی۔

پہاڑ اردو زبان کا لفظ ہے، عربی میں پہاڑ کیلئے مستعمل ہونے والا لفظ "جبل" ہے اور انگریزی میں اس کیلئے "mountain" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ لفظ پہاڑ دراصل سنسکرت زبان کا لفظ ہے، اُردو میں اس کیلئے ( کوہ، پربت ) وغیرہ کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔


OPEN ACCESS
CC BY

زمین اور پہاڑ افادیت اور خاصیت کے لحاظ سے تقریباً یکساں ہیں، چند بنیادی تفریقات اور تغیرات کی بنیاد پر ایک دوسرے سے بقدر مختلف ہیں، زمین کو اللہ تعالیٰ نے بنسبت نرم پیدا فرمایا ہے اور پہاڑوں کو سخت بنایا، اس وجہ سے زمین کی نسبت مٹی اور ریت کی طرف کی جاتی ہے جبکہ پہاڑ کی نسبت پتھروں کی طرف کی جاتی ہے، اسی طرح زمین کو اللہ تعالیٰ نے ہموار بچھایا اور پہاڑوں کو اونچائی دے کر ٹیڑھا اور چلنے میں سخت بنایا۔

نرم ہونے کیوجہ سے زمین کو بویائی اور اُگائی کا مرکز بنایا یہ خاصیت پہاڑوں میں نہیں رکھی، اسی طرح سخت ہونے کے باوجود معدنیات کی کثیر مقدار پہاڑوں میں رکھی ہے، جو کہ زمین میں نہیں جیسا کہ تیل اور گیس کے ذخائر، نمک، کوئلہ، سنگ مرمر اور دوسرے تمام معدنیات لوہا وغیرہ کو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں میں پیدا فرمائیں ہیں، لیکن سارے پہاڑ پتھریلی نہیں ہیں بلکہ اکثر پہاڑوں میں باقاعدہ کاشتکاری اور اُگائی بھی کی جاتی ہے، اسی طرح وہ چیزیں جو پہاڑوں میں پائی جاتی ہیں، وہ زمین میں بھی بعض جگہوں میں نمودار ہو جاتی ہیں۔

المختصر اًیہ کہ انسانی ضروریات کی پیش و نظر زمینیں اور پہاڑیں دونوں بنیادی کردار اور اہمیت کے حامل ہیں، یہ دونوں پانی اور ہوا کی طرح انسان کی معاونت میں اساسی، قدرتی وسائل و ذرائع اور اہمیت کے حامل ہیں اگرچہ عام طور پر زمین کو نباتات کیلئے اور پہاڑوں کو معدنیات کیلئے مخصوص تصور کیا جاتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے باوجود تخصیص اور مشاہدے دونوں کے اندر دونوں یعنی نباتات اور معدنیات کے خصوصیات جمع فرمائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ان دونوں کا تذکرہ یوں فرمایا ہے

الم نجعل الارض مهداً والجبال اوتاداً (٢١)

"کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح نہیں گاڑ دیا؟"

وهو الذى مد الارض وجعل فيها رواسى و انهرا (٢٢)

"اور وہی ذات ہے جس نے زمین کو پھیلا کر اُس میں پہاڑوں کو کھونٹیوں کی طرح گاڑ دیئے اور دریائیں بہادیئے ہیں"

ہم نے اوپر تحریر کیا ہے کہ بنیادی طور پر زمین اور پہاڑ ایک ہی خاصیت اور افادیت کے حامل ہیں لیکن ان دونوں کی بعض ذاتی تفرداتوں کی بنیاد پر ان کی درجہ ذیل درجہ بندی ہو سکتی ہے۔

اول: وہ زمین اور پہاڑیں جو بنجر، غیر آباد اور ویران پڑے ہیں اور وہ جو سر سبز و شاداب اور آباد ہیں۔

دوم: وہ زمین اور پہاڑیں جہاں قدرتی پیداوار ہوتی رہتی ہے اور وہ پہاڑیں جہاں پر قدرتی پیداوار ناپید ہوتی ہے

سوم: وہ زمین اور پہاڑیں جہاں ذی روح اور جانداروں کی بسر اوقات کیلئے بنیادی ذخائر یعنی پانی وغیرہ اور بنیادی درکار آب و ہوا میسر ہو اور وہ زمین اور پہاڑیں جہاں زندگی گزارنے کے یہ بنیادی عوامل موجود نہ ہوں۔


CC BY

چوتھا۔ ایسی زمین اور پہاڑیں جہاں معدنیات اور نباتات کی کثرت کیوجہ سے انسان کی معاشی ضروریات پورے ہوتے ہوں اور وہ زمین اور پہاڑیں جہاں معاشی استحکام یا فروغ کے اسباب میسر نہ ہوں۔ اسی طرح زمینوں یعنی زمین نہری اور دریائی زمین کہلاتی ہیں، جب کہ بعض دوسرے بارانی کہلاتے ہیں بعض میں محنت و مشقت کے عوض پیداوار کی جاتی ہے۔

پہاڑوں میں بھی بعض پہاڑیں قدرتی ذخائر سے مالا مال ہوتے ہیں، جبکہ بعض دوسرے بالکل غیر آباد یعنی نہ معدنیات پائے جاتے ہیں اور نہ ہی نباتات کی قوت یعنی خشک میوہ جات کا اور عام قیمتی درختوں کی پیداوار ہوتی ہے، پہاڑوں میں سے بعض پہاڑوں کو دھاتی اور بعض کو غیر دھاتی پہاڑ بھی کہتے ہیں۔

تمام قدرتی وسائل میں سے زمین / مٹی سے زیادہ کوئی قیمتی وسیلہ اللہ تعالیٰ نے نہیں بنایا، خود انسان کی تخلیق کی ابتداء بھی مٹی / زمین سے ہوئی، ارشاد باری تعالیٰ ہے

الّذِی أَحۡسَنَ كُلّ شيۡئٍ خلقه وبدأ خلق الانسان من طين (۲۳)

" اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنے خلقیت میں ہر چیز کو بہت اچھا اور خوبصورت بنائی ہے، اور انسان کی تخلیق کی ابتداء زمین، مٹی اور گارے سے کی ہے"

اسی مٹی / زمین کی منفعت کے بارے ایک مقالہ نگار لکھتے ہیں،

"God has made the land a Source of sustenance and live hood for us and other living creatures: He has made soil for fertile to grow the vegetation upon which we and all animal life depend. (24)

قرآنی آیت اور مقالہ نگار کے تحریر سے یہ بات مسلم ہے کہ انسان جیسے اشرف المخلوقات کی ابتدائی پیدائش مٹی سے کی گئی ہے اور اس مٹی / زمین سے اس انسان کی جملہ ضروریات وابسطہ ہیں، یہ اپنے قدرت کے بے شمار کرشمے سموئی ہوئی ہوتی ہیں جس سے انسان کے جملہ ضروریات اور چاہتوں کی تکمیل اور معاونت ہوتی ہے۔

قرآن مجید میں زمین سے انتفاع کے بارے میں بکثرت آیاتیں مذکور ہیں اور احادیث طیبہ میں بھی اسکے تحفظ، صحیح استعمال اور استفادہ کے حوالہ سے کئی کئی مقامات پر متفرق اقوال موجود اور مشیر ہیں.

**قرآنی تعلیمات اور سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں بنجر زمینوں اور قیمتی پہاڑوں کے تحفظ اور انتفاع کے بارے میں احکامات و ہدایات اور ممکن صورتیں:۔**

پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے ایک زرعی ملک بنایا ہے، اور اس میں ہر قسم کے قدرتی وسائل کے ذخائر پیدا فرمائیں ہیں، ہر لحاظ سے پاکستان ایک خود کفیل ملک تصوّر کیا جاتا ہے، اس وجہ سے ملک پاکستان درآمدات کے باوجود برآمدات میں کئی ملکوں کے ہم پلہ مقابلہ میں ہے، البتہ درآمدات اور برآمدات کا یہ معاملہ انفرادی ہونے کیوجہ سے اجتماعی ملکی اور عوامی انتفاع کا سبب نہیں بن رہی ہے۔


CC BY

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان قدرتی وسائل وذخائر کا ذکر یوں فرمایا ہے۔

وَالۡاَرۡضَ بَعۡدَ ذٰلِکَ دَحٰىهَا اَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰىهَا وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰىهَا مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ (۲۵)

"اور زمین اُس کے بعد بچھا دیا ہے، اُس میں سے اُس کا پانی اور اُسکا چارہ نکال دیا ہے، اور پہاڑوں کو گاڑدیا ہے، تاکہ تمھیں اور تمہارے مویشیوں کو فائدہ پہنچے۔"

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے زمین وپہاڑوں کا تذکرہ ایک ساتھ کرکے اِنس وحیوان کے انتفاع کے بارے میں بتایا ہے، کہ اِن دونوں قدرتی وسائل اور اُنکے اندر موجود تمام ذخائر سے تمام ذی رُوح کیلئے یکساں فائدے ہیں۔

ذیل میں اِن کے اندر موجود ذخائر کے تحفظ کے بارے میں چند اُمور کا ذکر کیا جاتا ہے۔

**۱۔ استعداد کی ذمہ داری:۔** سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ انسان اپنے اندر موجود استعدادوں کا صحیح استعمال کرکے اِن قدرتی وسائل سے استفادہ کی کوشش کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ- لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ ؕ (۲۶)

"اللہ تعالیٰ کسی شخص پر اسکی وسعت سے زیادہ ذمہ داری نہیں سونپتا، اُس کے فائدہ بھی اُسی کام سے ہوگا جو وہ اپنے ارادہ سے کریں، اور نقصان بھی اُسی کام سے ہوگا، جو وہ اپنے ارادہ سے کریں"

پس معلوم ہوا، کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا کھوج لگانا اور اپنے فائدہ کی چیزیں لینا اور نقصان کی چیزوں سے خود کو بچانا۔

**۲۔ اسراف وتبذیر کی ممانعت:۔** اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں اور قدرتی وسائل میں اسراف سے بچنا بھی ضروری ہے، کیونکہ بے جا، غلط اور کثرت استعمال سے اُس چیز کی فراوانی بھی متاثر ہوتی ہے اور حق تلفی کا امکان بھی پیدا ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَّكُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ (۲۷)

"کھاؤ اور پیؤ لیکن اللہ تعالیٰ کے رزق میں اسراف نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والے یعنی حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں فرماتے"

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بے جا اور کثرت استعمال کے بارے میں پیارے نبی ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔

اَنَّ الرَّسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَاهٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ قَالَ اَفِي الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَ اِنْ كُنْتَ عَلَى نَهْرٍ جَارٍ۔ (۲۸)

"ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر گزر ہوا، وہ وضو فرمارہے تھے، آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا کیا اسراف کر رہے ہو، تو اُنہوں نے عرض کیا، کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے فرمایا: ہاں کیوں نہیں، وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے اگرچہ تم بہتی نہر کے کنارے کیوں نہ ہو۔"

**۳۔ بنجر زمین کو آباد کرنے کیلئے درخت لگانا:۔** کسی بھی زمین کی آبادکاری کیلئے کوئی بھی درخت، پودا اور فصل اُگانا شرعاً مطلوب اور


OPEN ACCESS
CC BY

مستحسن ہے، ارشادِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ہے۔

ما من مسلمٍ يغرسُ غرساً أو يَزْرَعُ زَرْعاً فيأكلُ منه طيرٌ أو إنسانٌ أو بهيمةٌ إلاَّ كان له به صدقة (۲۹)

"کوئی مسلمان (کسی غیر آباد زمین میں) کوئی درخت یا کھیتی اُگاتا ہے، جس سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھاتا ہے۔ تو یہ عمل اُس کیلئے موجب ثواب اور صدقہ ہے۔"

وَقَد قالَ بعض العلماء: اِنَّ تفسیر ھذا اِنَّما ھو لاستبقاء العضاء، ای المحافظۃ علی الشجر "(۳۰)"

"بعض علماء نے کہا ہے کہ اس سے مراد درختوں کی بقاء ہے یعنی درختوں کی حفاظت کرنا ہے۔"

**۔رنگ برنگ پھلوں اور پتھروں کا تذکرہ، تحفظ و انتفاع:۔** اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کو ایک ایک چیز گنوائی ہے اور اُنکی طرف بے توجہی اور لاپرواہی کی دوری کی کوشش کی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَابِيْبُ سُوْدٌ (۳۱)

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اُتارا پھر اُنکے ذریعے رنگ برنگ پھل اُگائے؟ اور پہاڑوں میں بھی ایسے ٹکڑے ہیں، جو رنگ برنگ کے سفید اور سرخ ہیں اور کالے سیاہ بھی"۔ **انسانوں اور کھیتوں کو غارت کرنا عین فساد ہے:۔** اللہ تبارک و تعالیٰ نے صاحب اقتداروں کو مُتنبہ فرمایا ہے کہ کہیں فساد پھیلاتے ہوئے کھیتوں کی ہلاکت کا فیصلہ نہ کریں، کیونکہ یہ عند اللہ رزق حلال ہے، جسکی ضیاع فساد نہیں تو کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَ يُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ-وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ (۳۲)

**۔قدرتی وسائل کی عدم تحفظ اور اُن سے عدم استفادہ کی ممانعت:۔** اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شے کو انسان کی خادم بنایا اور انسان کو مخدوم بنا کر خلیفۃ الارض بنایا، لہٰذا رب کائنات کی ہر نعمت کا صحیح استعمال اور استفادہ کی کوشش کا انسان ہی ضامن ہے۔ ارشادِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ہے۔

لا ضَرَرَ ولا ضِرَارَ (۳۳) "نہ کسی کو نقصان دو اور نہ نقصان اُٹھاؤ"۔

الضَرَرَ يَزَالُ (۳۴) "نقصان کو دور کیا جائیگا"۔

**۔بنجر زمینوں اور قیمتی پہاڑوں کے تحفظ اور اُن سے انتفاع کیلئے منصوبہ بندی:۔** حکومت پاکستان کو اس بات پر غور و فکر اور عملی اقدامات کی اشد ضرورت ہے، کہ وہ غریب عوام کیلئے کسی نہ کسی درجہ میں کاشتکاری اور آبادکاری کیلئے زمینیں مستقل یا عارضی بنیادوں پر مہیا کریں اور اُنکی آمدنی کی مناسب تقسیم کرکے غریب کی مدد بھی ہوگی، اور وہ زمین یا پہاڑ بنجر اور بے کار ہونے سے بھی محفوظ ہوگی۔ ارشادِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ہے۔

خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاس (۳۵)


OPEN ACCESS
CC BY

"لوگوں میں سب سے اچھا وہ ہے، جو دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچانے والے ہوں"

من اخذ شبرا من الارض ظلما، فإنه يطوقه يوم القيامة من سبع ارضين (۳۶)

"جس نے کسی زمین پر ناحق قبضہ کر لیا تو قیامت کے دن اُس سے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائیگا"

اور بعض احادیث میں اِن الفاظ کے ساتھ وعید بیان ہوئی ہے۔

من ظلم قيدً شبرً من الارض شيئا طوقه من سبع ارضين (۳۶)

"جس نے کسی سے ظلماً یعنی بزور بازو ایک بالشت زمین چھین لی، تو اُس سے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائیگا"

لہٰذا حکومت وقت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ایسی ہر ضبط شدہ اور چھینی ہوئی زمینوں اور پہاڑوں کو اپنے اپنے حقداروں کو واپس دلائی جائے تاکہ غیر آباد اور بنجر و بے کار زمینیں اور پہاڑیں اِنتفاع انسانیت کی حقیقت دِکھلا سکیں۔

**9۔ بنجر زمینوں کی آبادی اور معیشت کی پائیداری:۔** اللہ تبارک و تعالیٰ نے کلام اللہ کے اندر صاف اور صریح انداز میں انسانیت کو سمجھایا ہے کہ یہ زمین اور پہاڑیں صرف رہنے کے واسطے نہیں ہیں، بلکہ یہ معیشت کی پائیداری میں بنیادی اکائی ہے، اِس وجہ سے احادیث مبارکہ اور آثار صحابہؓ میں بکثرت زراعت کی رہنمائی اور احکامات موجود ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَ لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ (۳۷)

"اور کھلی بات ہے کہ ہم نے تمہیں زمین رہنے کی جگہ دی اور اِس میں تمہارے لئے روزی کے اسباب پیدا کئے، پھر بھی تم لوگ شکر کم ادا کرتے ہو" **زرعی مصروفیت سے حکم الٰہی میں غفلت:۔** شریعت اسلام نے جہاں محنت کشی اور کھیتی باڑی کی ترغیب دی ہے، وہاں پر زندگی کے بنیادی مقصد میں کوتاہی سے بھی ممانعت کی گئی ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلیؓ نے کسی کے گھر میں کھیتی کے آلات ہل وغیرہ دیکھے تو فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

لا يدخل هذا بيت قوم إلا ادخله الله الذل (۳۸)

"جس قوم کے گھر میں یہ داخل ہو، اُس گھر میں اللہ تعالیٰ ذلت داخل فرماتے ہیں"

**مزارعت اور مشارکت سے زمینوں اور پہاڑوں کی تحفظ اور انتفاع کو یقینی بنانا:۔** اللہ تبارک و تعالیٰ نے جس طرح انسانوں کو مختلف صورتوں میں پیدا فرمایا ہے اسی طرح مختلف صلاحیتوں کے ساتھ ایک دوسرے کا معاون اور شریک ٹھہرایا ہے اور ہمیشہ سے مالداروں کو محنت کشوں کا محتاج اور محنت کشوں کو مالداروں کا محتاج بنایا ہے، لہٰذا جس کے پاس زمینوں اور پہاڑوں کی نعمت ہے تو وہ اُن لوگوں کو اپنے ساتھ مزارعت، مشارکت یا مضاربت وغیرہ میں شریک ٹھہرائیں، جن کے پاس زمینوں اور پہاڑوں کی نعمت نہیں، البتہ اِسکے تحفظ اور اِنتفاع کی صورتیں اور فنون موجود ہیں۔ پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنے حیات مبارکہ میں بنجر زمینوں اور قیمتی پہاڑوں کی آبادی اور اُن سے انتفاع کی یہی صورتیں اور حکمتیں اختیار کئے تھے۔


OPEN ACCESS
CC BY

حضرت ابوہریرہؓ سے نقل ہے کہ انصار نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے باغات ہم میں اور مہاجرین کے مابین تقسیم کریں،

جواب میں پیارے نبی ﷺ نے فرمایا۔

لا،فقال:تکفوناالمؤنه ونشرککم فی الثمرة، قالوا:سمعناواطعنا(۳۹)

"نہیں، پھر انصار نے مہاجرین کو مخاطب کر کے کہا آپ باغات مین محنت کریں ہم پیداوار میں آپکو شریک کرتے ہیں، تو مہاجرین صحابہؓ نے کہا کہ ہمیں منظور ہے"

**زمینوں کا مُسخر ہونا اور بنجر زمینوں پر اُجور کا وعدہ:۔** زمینوں اور پہاڑوں کو اللہ تعالیٰ نے مُسخر ہونے کا وعدہ کئی مقامات پر مختلف انداز میں کیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الم تر أن الله سَخّرَ لَكُم ما فِي الاَرضِ (۴۰)

"کیا تم نے نہیں دیکھا (سوچا) کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ (رب العلمین) نے زمین کے (اندر یا باہر یعنی اوپر) تمام چیزوں کو مسخر فرمایا"

ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔

مَن اَحیا اَرضاً مَیتَةً لَه بها آجرً(۴۱)

"جو شخص کسی غیر آباد زمین کو آباد کرتا ہے، تو اُس کیلئے اس آبادکاری میں اجر و ثواب ہے"

**زمینوں کی آبادی اور اُن سے انتفاع کی دلیل:۔** اللہ تبارک و تعالیٰ کا قوم ثمود والوں کے بارے میں نازل کردہ آیت

هُوا اَنشَأَكُم مِنَ الاَرضِ وَستَعمَرَكُم فِيهاَ(۴۲)

"اس نے تم کو زمین سے پیدا کر کے (تمہاری نشونما) فرمائی، اور اس زمین میں (رہنے اور بسنے کیلئے) تمہارے (زندگی کے ضروریات کا سامان

مہیا کر کے) آباد کیا"

احکام القرآن میں اسکی تشریح و توضیح یوں بیان فرمائی ہے۔

وَفيهِ اَلدَّلاله عَلٰی وُجُوبِ عِمارَتِ الاَرضِ اَلمزارعَة وَالفِرَاس وَالابنِيَّه(۴۳)

"اور اِس میں (بنجر، ویراں اور غیر آباد) زمین کو زراعت، کھیتی یعنی اُگانے اور تعمیرت یعنی مکانوں سے آباد کرنے کے وجوب اور اہمیت پر دلالت ہے"

**زمینوں کی آبادی میں خلفائے راشدین اور امیر معاویہؓ کی شغف:۔** پیارے نبی ﷺ کی تعلیمات کی بنیاد پر فضا کو پر امن اور خوشگوار بنانے اور غیر آباد زمینوں کو آباد کرنے میں خلفاء راشدینؓ نے بھی بہت اہتمام سے مہم چلائی ہے۔ حضرت عمرؓ کا گرِے


OPEN ACCESS
CC BY

ہوئے کھجوروں کو اُٹھوانا اور پھر مناسب جگہ اُن کھجوروں کو ڈلوانا اور فرمایا کہ اِس میں سے کھجور کا ہر دانہ ایک درخت ہے (۴۴)۔ اِسی طرح حضرت عثمانؓ کو شجرکاری سے بڑا شغف تھا اور اسکو نیک لوگوں کا شعار بتلاتے تھے (۴۵)۔ حضرت امیر معاویہؓ نے بھی فتوحات کے بعد شجرکاری اور بنجر وویران زمینوں کی آبادکاری پر خصوصی توجہ دی(۴۶)۔

**درختوں اور پودوں کی مستقل اور مسلسل حفاظت کی ذمہ داری:۔** پیارے نبی ﷺ نے جہاں درخت یا پودا لگانے کی ترغیب اور فضیلت سنائی ہے، وہاں اُنکے نگہداشت اور حفاظت کی ذمہ داری کا احساس بھی دِلایا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔

مَن نَصبَ شَجَرَةً فَصبَرَ عَلَى حِفظُهاَ وَالقِيامُ عَلَيهاَ حَتّٰى تُثمَرَ كان لَه فِى كُلِّ شَئٍ يُصاب مِن ثَمَرَتِهاَ صَدَقَة عِندَاللهِ عَزَّوَجَل (۴۷)

**بنجر زمین کی آبادی سے دریغ نہیں کرنا:۔** پیارے نبی ﷺ نے بنجر زمین (یا بنجر پہاڑ) کی آبادی پر اتنا زور دیا ہے کہ اگر کوئی اپنے بنجر زمین کے آبادکاری کی استطاعت اور استعداد نہیں رکھتا تو اپنے بھائی، پڑوسی، رشتہ دار، دوست یا کسی بھی فرد سے اُسکی آبادی کا انتظام کرلیں، کیونکہ بنجر زمین، پہاڑ سے دو نقصان ہوتے ہیں، ایک یہ کہ آمدنی اور پیداوار نہیں ہوتی، دوسرا یہ کہ اُس زمین کی قوتِ پیداواری میں کمی، کانٹے دار جڑی بوٹیوں کی فراوانی اور یہ زمین آہستہ آہستہ سیم و تھور کی شکار ہو جاتی ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔

مَن كانَت لَه أَرض فَليزرعَها، فإِن لَّم يَستطع أَن يزرعَها، اَو عَجزعَنها، فَليمنحها اخاه المسلم، ولا يوأجرها(۴۸)

"جس کیلئے کوئی (بنجر، غیر آباد، مطلقاً) زمین ہو، پس چاہیئے کہ وہ اُس کو بویائی یا اُگائی یعنی کھیتی وغیرہ کے ذریعے آباد کریں، پس اگر وہ اپنی زمین کو آباد کرنے یعنی اُس میں کاشتکاری کی استطاعت یعنی طاقت نہ رکھیں یا کسی اور وجہ سے وہ آباد نہ کر سکیں تو چاہیئے کہ وہ یہ زمین اپنے مسلمان بھائی کو دیکر آباد کرنے اور کاشت کرنے کی کوشش کریں، اور اُس سے کوئی اُجرت کا معاملہ طے نہ کریں"

**نتائج البحث**

۱۔ تمام قدرتی وسائل من جانب اللہ انسانی ضروریات اور خدمت کیلئے کفایت کا درجہ رکھتی ہے۔

۲۔ زمین تمام قدرتی وسائل میں ایک بنیادی وسیلہ اور ذریعہ ہے، جس پر انسانی زندگی کے جملہ احوال اور مقامات کے تمام ذخائر حد درجہ پائی جارہی ہے۔

۳۔ بنجر اور ویران زمینوں کو قابل کاشت بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش معمولی ہے۔

۴۔ جس طرح بنجر زمین پوشیدہ ذخائر کے معدن اور منبع ہے، اسی طرح پہاڑیں بھی اَن گنت نعمتوں اور خزانوں سے مالامال کئے گئے ہیں۔

۵۔ چونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر خلافت سے نوازہ ہے، اور انسان کے جملہ ضروریات زمین ہی سے وابسطہ ہے، اِس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ اِن تمام قدرتی وسائل اور ذخائر کی تحفظ کریں۔


CC BY

۶۔قدرتی وسائل اور ذرائع سے انتفاع کیلئے جملہ تعلیمات شریعت کی اتباع میں نئے نئے ایجادات کر کے متعلقہ ٹیکنالوجی کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

۷۔زمین اور پہاڑوں کے علاوہ باقی تمام قدرتی وسائل کا تحفظ بھی انسان کی بنیادی ذمہ داری اور فرائض میں سے ہے۔

**سفارشات و تجاویز**

قدرتی وسائل و ذرائع کے متعلق کثیر مطالعہ کے بعد درجہ ذیل سفارشات اور تجاویز مقالہ نگار کے ہاں تحریر کرنا مناسب اور اشد تر ہونگے۔

☆ قدرتی وسائل کے مطالعہ کو عام کرنے کیلئے سوشل میڈیا اور تعلیمی ادارے اہم کردار ادا کرسکتی ہیں، لہٰذا اُن کو متوجہ کیا جائے۔

☆ حکومتی اور نجی سطح پر ایسے ورکشاپ کا تسلسل قائم کیا جائے، جس سے ہر عام و خاص کو اِن قدرتی وسائل کے تحفظ کی طرف آمادہ کیا جائے۔

حوالہ جات


۱۔فیروز الدین، **فیروز اللغات اردو** (لاہور: فیروز سنز لمیٹڈ، ۱۹۶۵ء)۸۸۴۔

۲۔ **نفس مصدر**، ۱۴۰۹۔

۳۔سر ہندی، وارث، **علمی اردو لغت جامع** (لاہور: علمی کتب خانہ، ۱۹۹۳ء)۱۰۴۱۔

۴۔ **نفس مصدر**، ۱۵۵۳۔

۵۔الغزالي، الطوسي، ابو حامد، محمد بن محمد، **احياء علوم الدين** (بيروت: دار المعرفة، س۔ن)۲/۱۰۵۔

۶۔احمد مختار، عبد الحمید عمر، **البحث اللغوی عند العرب** (عالم الکتب، ۲۰۰۳ء) ۱:۳۱۵۔

۷۔ **القرآن: ۷:۱۸۵**۔

۸۔البیضاوی، ناصر الدین، ابو سعید عبد اللہ بن عمر، **أنھا انوار التنزیل واسرار التأویل** (بیروت: دار احیاء التراث العربي، ۱۴۱۸ء) ۱۰:۶۔

۹۔ **القرآن: ۶:۶۰**۔

۱۰۔الرازی، ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین الملقب فخر الدین، **مفاتیح الغیب** (بیروت: دار احیاء التراث العربي، س۔ن) ۱۷:۲۱۰۔

11- M.S. Rao, **Dictionary of Geography**, Anmol publications, Pvt: Ltd, New Delhi, 1998, P-293



CC BY

12- Kibla Ayaz, Dr, (Translator Justice do Manis Ahmad), **Conservation and Islam**, World Wide Fund for Nature, Pakistan, Islamabad, 2003, p-16.

۱۳۔وحید الزمان، کیرانوی، **القاموس الوحید کامل** (لاہور: ادارہ اسلامیات، س۔ن) ۱۰۴۰۔

۱۴۔ **نفس مصدر**: ۱۵۹۰۔

۱۵۔عبد الخالق، باجوڑی، مولانا **عنیتہ القاری** (شرح بخاری، عربی) (پشاور: منظور عام پریس، ۱۹۷۰) کتاب المزارعہ۔

۱۶۔ **نفس مصدر**۔

۔البخاری، محمد اسماعیل، ابو عبد اللہ، **صحیح البخاری**، رقم الحدیث: ۲۳۳۵۔

۱۸۔الترمذی، محمد بن عیسیٰ، **سنن ترمذی**، رقم الحدیث: ۱۳۷۸۔

۱۹۔الطبرانی، سلیمان بن احمد، **المعجم الکبیر**، القاہرہ، مکتبہ ابن تیمیہ، رقم الحدیث: ۸۲۳۔

۲۰۔البزار، ابو بکر احمد بن عمرو، **مسند البزار**، المدینتہ المنورہ، مکتبتہ العلوم والحکم، رقم الحدیث: ۳۳۹۳۔

۲۱۔ **القرآن**: ۷: ۷۸

۲۲۔ **القرآن**: ۳: ۱۳

۲۳۔ **القرآن**: ۷: ۳۲

24- Abubakar Ahmad Bakadar, **Islamic Principles for the Conservation of the natural Environment**, (Islam and Environment: Edited by AR Agwan),P-79

۲۵۔ **القرآن**: ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰: ۷۹۔

۲۶۔ **القرآن**: ۲: ۲۸۶۔

۲۷۔ **القرآن**: ۷: ۳۱۔

(۲۸) اِنْ کُنْتَ عَلٰی نَھْرٍ جَارٍ۔

۲۸۔ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ** ۱: ۱۴۷۔

۲۹۔ **صحیح البخاری**، کتاب المزارعۃ، باب فضل الفررع والفرس اذا کل منہ۔ ص۔۱۰۳، ج۔۳۔

۳۰۔ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم **الخراج** (القاہرہ: المطبعۃ السلفیۃ، ۱۳۸۲ھ) ۱۴۔

۳۱۔ **القرآن**: ۲۷: ۳۵۔

۳۲۔ **القرآن**: ۲۵: ۲۔


CC BY

۳۳۔ الدار قطینی، ابو الحسن علی بن عمر متوفی ۳۸۵ھ، **سنن الدار قطنی** (بیروت: موئسسۃ الرّسالۃ ۲۰۰۴ء) ۵: ۴۰۷ رقم الحدیث۔ ۴۵۳۹۔

۳۴۔ تقی الدین الحصینی، ابو بکر بن محمد بن عبد المؤمن، متوفی ۸۲۹ھ، **القواعد** (الریاض: مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع، ۱۹۹۷ء) ۱: ۳۲۔

۳۵۔ **کنز العمال**، ۸: ۲۰۱، رقم الحدیث۔ ۴۴۱۵۴ (مکتبۃ الشاملہ) کتاب المواعظ والرقاق والخطب والحکم من قسم الافعال۔

۳۶۔ **صحیح بخاری**، باب من ظلم شیئاً من الارض، ۳: ۱۳۰۔

۳۷۔ **القرآن**: ۱۰: ۷۔

۳۸۔ **صحیح البخاری**، باب ما یحذر من عواقب الاشتغال بآلۃ الزرع أو مجاوزۃ الحد الذی أمر بہ ۳: ۱۰۳۔

۳۹۔ **نیل الاوطار**، باب المزارعہ بالشطر ونحوہ ۶: ۱۳۔

۴۰۔ **القرآن**: ۶۵: ۲۲۔

۴۱۔ شیبانی، ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن حنبل بن حلال بن اسد (متوفی۔ ۲۴۱ھ)، **مسند احمد**، تحقیق: شعیب الارناؤط، عادل مرشد وآخرون (طباعت: بیروت: لبنان: موئسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الاولیٰ۔ ۲۰۰۱ء) ۳: ۳۱۳۔

۴۲۔ **القرآن**: ۶۱: ۱۱۔

۴۳۔ الرازی، **الجصاص**، ابو بکر، احمد بن علی، ۴: ۳۷۸۔

۴۴۔ المتقی الھندی، علاؤالدین علی بن حسام الدین، **کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال** (بیروت: موئسستہ الرسالۃ، ۱۹۸۱ء) ۱۵: ۱۸۸، رقم الحدیث۔ ۴۰۵۳۴

۴۵۔ **نفس مصدر**، ۳: ۹۰۹، رقم الحدیث۔ ۹۱۳۷۔

۴۶۔ المناوی، زین الدین محمد عبد الرؤف، **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر** (مصر: المکتبۃ التجاریۃ الکبری، ۱۳۵۶ء) ۳: ۳۰۔

۴۷۔ ابن حنبل، **مسند احمد**، رقم الحدیث: ۱۶۵۸۶



OPEN ACCESS

CC BY